سبق-۴

سماج میں جنسی تفریق

عام طور پر ہماری ایک پہچان عورت اور مرد کی شکل میں ہوتی ہے۔ عورت اور مرد کی شکل میں سماج میں ہمارا کردار کیسے طے ہوتا ہے؟ کیا اس میں تبدیلی کی ضرورت؟ اس سبق میں ہم ان سوالات پر بحث کریں گے۔

نیچے دیئے گئے جملوں میں آپ اپنی سمجھ کے مطابق 'لڑکا'، 'لڑکی' یا 'لڑکی، لڑکا' دونوں پُر کیجیے۔ کچھ لوگ کہتے ہیں:

جس کے لمبے بال ہوں، وہ .... ہے۔

جو درخت پر چڑھ جائے، وہ............................ ہے۔

جو زیور پہنے، وہ .... ہے۔

جو طاقت ور ہے، وہ .... ہے۔

جو شرمائے، وہ .... ہے۔

جو ہاٹ بازار جائے، وہ .... ہے۔

جو فٹ بال کھیلے، وہ .... ہے۔

جو گھر کے کام کرے، وہ .... ہے۔

جو کھیتوں میں کام کرے، وہ .... ہے۔

جو نرسنگ کا کام کرے، وہ .... ہے۔

جو کشتی لڑے، وہ .... ہے۔

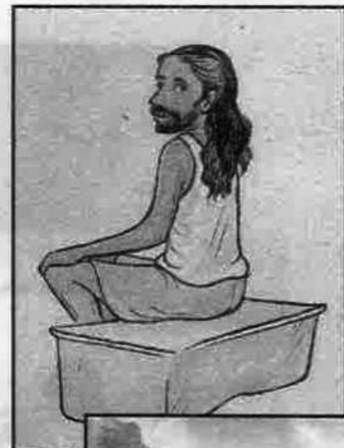

لڑکی کیا ہے؟ لڑکا کیا ہے؟

بچہ جب پیدا ہوتا ہے تو وہ
لڑکی ہوتا ہے یا لڑکا
لڑکی کیا ہوتی ہے؟
کچھ لوگ کہتے ہیں جس کے لمبے بال ہوں
وہ لڑکی ہے
حامد کے بال لمبے ہیں
لیکن وہ لڑکا ہے
کچھ لوگ کہتے ہیں جو زیور پہنے وہ لڑکی ہے
مدن مالا پہنتا ہے اور کانوں میں بالی بھی پہنتا ہے
اور وہ لڑکا ہے
لڑکا کیا ہوتا ہے؟
کچھ لوگ کہتے ہیں جو نیکر اور ہاف شرٹ پہنے
اور درختوں پر چڑھ جائے
وہ لڑکا ہے
رضیہ نیکر پہنتی ہے
جھٹ درخت پر چڑھ جاتی ہے
اور وہ تو لڑکی ہے
کچھ لوگ کہتے ہیں جو طاقت ور ہو
اور بھاری بوجھ ڈھو پائے وہ لڑکے ہیں
سعیدہ اور سفینہ دو دو مٹکے اور
لکڑی کے گٹھر اٹھاتی ہے وہ تو لڑکی ہے

S.S.A. 2014-15 (FREE)

میں لڑکی ہوں، اور
میں کرکٹ کھیلتی ہوں۔

میں لڑکا ہوں، اور مجھے
سویٹر بننا بہت پسند ہے۔

ہمیں اس سے کوئی پریشانی نہیں
تو پھر سماج پریشان کیوں؟

نیچے دیئے گئے سوالات کا جواب دیں :

* اگر کسی لڑکی کے بال چھوٹے ہوں، تو کیا آپ مذاق اُڑاتے ہیں؟
* کوئی لڑکا مالا یا کان میں بالی پہنتا ہے تو کیا وہ لڑکیوں جیسا ہو جاتا ہے؟
* کنبے میں لڑکیوں کے ذریعہ کیے جانے والے کاموں کی فہرست بنائیں۔ ان میں سے کون سا کام ہے جو لڑکے نہیں کر پاتے ہیں اور کیوں؟
* کیا لڑکیاں لڑکوں کے مقابل میدانوں میں کھیلنے جاتی ہیں؟ اگر نہیں تو کیوں نہیں جاتی ہیں؟
* اگر آپ لڑکی ہیں تو کیا بڑی ہو کر حفاظتی فورس میں کام کرنا پسند کریں گی اور اگر آپ لڑکا ہیں تو کیا نرسنگ کی ٹریننگ لینا پسند کریں گے؟ ہاں تو کیوں اور نہیں تو کیوں؟

جنس انسان کی قدرتی بناوٹ ہے۔ تولیدی عضو یہ طے کرتے ہیں کہ ہم عورت ہیں یا مرد۔ بچے کی پیدائش اور دودھ پلانے جیسے کاموں میں عورتوں کی خاص اور قدرتی خصوصیت ہوتی ہے۔ یہ فرق قدرتی بناوٹ کی وجہ سے ہے۔ اکثر لوگ Gender کے معنی جنس یعنی مؤنث اور مذکر کے لیے کرتے ہیں، یہ ایک غلط نظریہ ہے۔ جنس ہمارے سماجی کردار پر ظاہر ہوتا ہے۔ سماجی طور پر یہ طے ہوتا ہے کہ عورت اور مرد کو کیا پہننا چاہیے، کیا کام کرنا چاہیے، ان کے ساتھ کیسا سلوک کرنا چاہیے وغیرہ۔ یہ سبھی جنس تفریق جنس یا سماجی تفریق کہلاتے ہیں۔

وقت کے ساتھ ساتھ سماج بدلتا ہے۔ اس طرح سماجی جنس کا معنی بھی بدلتا ہے۔ جیسے کئی سال قبل لڑکیوں کو اسکول نہیں جانے دیا جاتا تھا۔ لیکن اب اس سوچ میں کچھ تبدیلیاں آئی ہیں۔

لڑکے اور لڑکیوں کی ترقی

حالات (۱) : جاوید اور شبانہ کا بڑا ہونا

خورشید اور اُن کی اہلیہ ریشماں دونوں سرکاری ملازم ہیں۔ اُن کے دو بچے ہیں، شبانہ اور جاوید۔ شبانہ ساتویں درجہ کی طالبہ ہے اور جاوید آٹھویں درجے کا طالب علم ہے۔ صبح اُٹھ کر گھر کے تمام لوگ ایک مقررہ اصول کے مطابق اپنے اپنے کاموں میں لگ جاتے ہیں۔ چائے پینے کے بعد جاوید گھر کی صفائی کرتا ہے۔ ریشماں باورچی خانے کا کام سنبھالتی ہیں۔ بچے سارے کمروں کا بستر ٹھیک کر پڑھنے بیٹھ جاتے ہیں۔ ناشتہ کرنے کے بعد شبانہ اور جاوید اپنے علاوہ ماں باپ کے لیے بھی ٹفن بکس تیار کرتے ہیں۔ شام کو اسکول سے لوٹنے کے بعد دونوں ہاف پینٹ اور ٹی شرٹ پہن کر کرکٹ کھیلنے نزدیک کے میدان میں چلے جاتے ہیں۔ دونوں اپنے اسکول کی کرکٹ ٹیم کے ممبر ہیں۔ جاوید لڑکوں کی ٹیم کا ممبر ہے اور شبانہ لڑکیوں کی ٹیم کی کپتان ہے۔ دونوں بڑے ہو کر ملک کے لیے کھیلنا چاہتے ہیں۔ اس خواب کو پورا کرنے کے لیے ان کے والدین پوری طرح سے انھیں مدد کرتے ہیں۔

حالات (۲) : شیاما کی کہانی

شیاما سمجھ نہیں پاتی کہ ایسا کیوں ہوتا ہے وہ صبح سے اُٹھ کر ڈھیر سارا کام اکیلے ہی کرتی ہے۔ گائے لے کر جنگل میں جاتی ہے۔ کسی کو کوئی پریشانی نہیں ہوتی ہے۔ وہ بھی اپنے بھائی رامو کی طرح اسکول جانا چاہتی ہے۔ ماں باپ دادا سب یہی کہتے ہیں کہ اتنی دور لڑکی ذات کو پڑھنے نہیں بھیجیں گے۔ بس پانچویں تک گاؤں کے اسکول میں پڑھا لیا، اتنا بہت ہے۔ معلوم نہیں، کیوں ہوتا ہے ایسا؟ اُسے یاد ہے کہ چاچی جب چٹنی کے لیے آم مانگتی تو وہ دوڑ کر جاتی اور جھٹ پٹ توڑ کر لے آتی۔ گاؤں کے ماسٹر جی کہتے ، یہ تو ہرنی ہے۔ لیکن اُسے ایک بار بھی دوڑ کے مقابلے میں حصہ لینے نہیں دیا گیا۔ کوئی پوچھتا ہے تو والد یہی کہہ دیتے ہیں کہ گاؤں میں مڈل اسکول نہیں رہنے کی وجہ سے نہیں پڑھا رہے ہیں۔ جب کہ شیاما کو یہ معلوم ہے کہ وہ یہ سوچتے ہیں کہ پڑھ

لکھ کر بھی یہ تو چولھا ہی پھونکے گی۔ اب تو والد شیاما کی امی سے ایک دن اُس کی شادی کرنے کی بات کر رہے تھے۔

حالات (۳) : گوبند کا بڑا ہونا

میرا بیگہ گاؤں میں گوبند نام کا ایک تیرہ سالہ لڑکا ہے۔ وہ آٹھویں درجہ میں پڑھتا ہے۔ اُس کے ماں باپ مزدوری کرتے ہیں۔ اس کے دو چھوٹے بھائی بہن ہیں۔ دن بھر کھیتوں میں مزدوری کی وجہ سے اس کی ماں تھک جاتی ہے۔ اسی وجہ سے وہ کبھی کبھی گھر کا کام نہیں کر پاتی۔ اُس کے ماں باپ میں جھگڑا بھی ہو جاتا ہے۔ اس جھگڑے میں کبھی ماں کی پٹائی بھی ہو جاتی ہے۔ گوبند کو یہ اچھا نہیں لگتا۔ وہ ماں کی مدد کرنے کے لیے گھر کے کئی کام کرتا ہے۔ جیسے جلاون کی لکڑی لانا، پانی بھرنا برتن صاف کرنا، جھاڑو لگانا۔ ماں کے گھر لوٹنے سے پہلے وہ سبزی بنا کر بھی رکھ لیتا ہے۔ گھر کے کام کی وجہ سے کبھی کبھی دوستوں کے ساتھ کھیلنے بھی نہیں جا پاتا ہے۔ اس وجہ سے اس کے دوست بھی اُسے چڑھاتے ہیں۔ وہ سوچتا ہے کہ کیا لڑکوں کا گھر کا کام کرنا ٹھیک نہیں ہے ؟

اوپر کی تینوں مثالوں کو پڑھنے کے بعد لگتا ہے کہ ہم الگ الگ طریقہ سے جوان ہوئے ہیں۔ اور ہمارے بڑے ہونے کے ڈھنگ میں بھی فرق ہوسکتا ہے۔ اسی طرح جب ہم اپنے ماں باپ یا بڑے بزرگوں سے بات کریں تو پائیں گے کہ ان کے بچپن اور ہمارے بچپن میں تضاد ہے، یعنی اُن کے بڑے ہونے کے طریقوں میں فرق ہوسکتا ہے۔ بڑے ہونے کے تجربوں کے پیچھے کئی سماجی سوچ ہے، جن پر ہمیں غور کرنا چاہیے۔

?

۱- اگر آپ شیاما کی جگہ پر ہوتے تو کیا کرتے؟
۲- شیاما کے کنبے کی سوچ کا شیاما کی زندگی پر کیا اثر پڑتا ہے؟
۳- شبانہ، جاوید، شیاما اور گوبند کی زندگی میں کس طرح کا فرق ہے؟

۴- گوبند کے دوست اُسے کیوں چڑھاتے ہیں؟ کیا اُن کا چڑھانا جائز ہے؟
۵- آپ گوبند کے دوست ہوتے تو کیا کرتے؟
۶- اوپر دی گئی مثالوں کے مطابق آپ کس شکل میں بڑا ہونا پسند کریں گے اور کیوں؟

کیسے طے ہوتا ہے، ہمارا کردار

جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے کہ سماجی جنس سے ہماری زندگی کی کئی باتیں طے ہوتی ہیں۔ آؤ دیکھیں کہ یہ کیسے طے ہوتی ہیں؟

فہرست بنایئے:

لڑکیوں کے ذریعہ پہنے جانے والے کپڑے	لڑکوں کے ذریعہ پہنے جانے والے کپڑے

لڑکیوں کے کھیلنے کا سامان	لڑکوں کے کھیلنے کا سامان

لڑکے اور لڑکیوں کے پہناوے اور کھلونے میں فرق کیوں ہے؟

اس فہرست سے ظاہر ہوتا ہے کہ سماج لڑکے اور لڑکیوں مین تفریق کرتا ہے۔ یہ فرق اس کے پہننے کے کپڑے اور کھیلنے والے کھلونوں میں بھی صاف طور پر دیکھا جا سکتا ہے۔ مثال کے لیے انھیں کھیلنے کے لیے طرح طرح کے کھلونے دیئے جاتے ہیں۔ آپ نے غور کیا ہوگا کہ لڑکوں کو کھیلنے کے لیے اکثر کار ریس(Car) دی جاتی ہیں اور لڑکیوں کو گڑیا۔ بچپن میں ان کھلونوں کو دینے کا بھی ایک مطلب ہوتا ہے۔ یہ کھلونے اس بات کو دکھلانے کا ذریعہ ہوتا ہے کہ بڑے ہو کر وہ جب عورت یا مرد ہوں گے تو اُن کے جینے کا طریقہ بھی الگ الگ ہوگا۔

بچپن سے لڑکے لڑکیاں سماج کے ذریعے طے کی گئی عورت مرد کے کرداروں کو آسان طریقے سے حاصل کر لیتے ہیں۔ دھیرے دھیرے وہ سوچنے لگتے ہیں کہ یہ تو ان کی قدرتی خاصیت ہے۔ زندگی بھی اُسی کے مطابق جینا چاہیے۔ اگر سنجیدگی سے غور کریں تو یہ فرق ہر روز چھوٹی چھوٹی باتوں میں دیکھنے کو ملتی ہیں۔ لڑکیوں کو کیسا کپڑا پہننا چاہیے۔ لڑکے کو رعب دار آواز میں بات کرنی چاہیے وغیرہ یہ سب محض کہنے کی باتیں ہیں کہ جب وہ بڑے ہو کر مرد یا عورت بنیں گے تو اُن کا خاص کردار ہوگا۔ بعد کی زندگی یہ ساری چیزیں طے کرتی ہیں کہ آپ کون سا مضمون پڑھیں گے؟ آپ کے کاروبار کیا ہوں گے؟ آپ کے زندگی گزارنے کے طریقے کیا ہوں گے؟ یہ سب سماجی طور پر طے ہوتا ہے۔

ماں کے ذریعہ کیا گیا کام

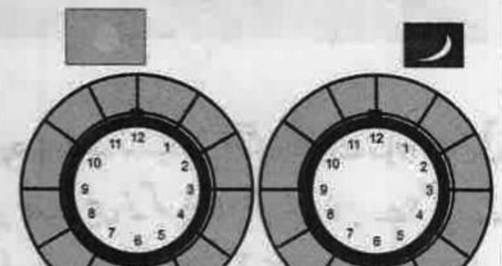

باپ کے ذریعہ کیا گیا کام

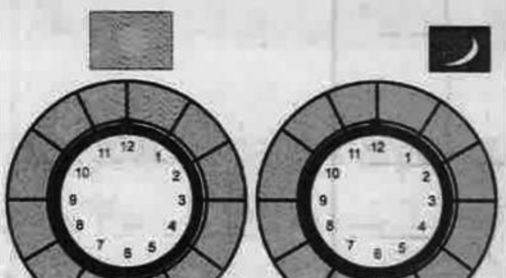

اوپر دی گئی گھڑیوں کی تصویر کے باہر جاگنے سے سونے تک کے نظامِ اوقات کو دکھائیں۔

آپ کے گھر کا زیادہ تر کام کون کرتا ہے اور کیوں؟

گھریلو کام کی اہمیت

دوسرے سماجوں کی طرح اپنے سماج میں بھی عورت اور مرد کے کرداروں اور اُن کے کام کی اہمیت کو مساوی نہیں سمجھا جاتا ہے۔ مرد اور عورت کا درجہ ایک جیسا نہیں ہوتا ہے۔ آیئے دیکھتے ہیں کہ عورت اور مرد کے ذریعہ کیے گئے کاموں میں یہ تفریق کیسے ہے؟

مرکزی اعدادی تنظیم کے آنکڑے اعداد وشمار

صوبہ	مشاہرہ کے ساتھ کام	مشاہرہ کے ساتھ کام	بغیر مشاہرہ کے کام	بغیر مشاہرہ کے کام	کام کے کل گھنٹے	کام کے کل گھنٹے
	عورت	مرد	عورت	مرد	عورت	مرد
	کام کے گھنٹے فی ہفتہ	کام کے گھنٹے فی ہفتہ	کام کے گھنٹے فی ہفتہ	کام کے گھنٹے فی ہفتہ	کام کے گھنٹے فی ہفتہ	کام کے گھنٹے فی ہفتہ
ہریانہ	۲۳	۳۸	۳۰	۲	۵۳	۴۰
تمل ناڈو	۱۹	۴۰	۳۵	۴	۵۴	۴۴

اوپر کے اعداد وشمار اور اپنے جواب پر غور کرنے پر پتہ چلتا ہے کہ زیادہ تر عورتیں مرد سے زیادہ کام کرتی ہیں، لیکن حقیقت یہ ہے کہ اتنا کام کرنے کے باوجود ہم یہ سوچتے ہیں کہ گھریلو کام بھی کوئی کام ہے؟ گھر کے کام کی خاص ذمہ داری عورتوں کی ہوتی ہے۔ جیسے گھر کی دیکھ بھال کے متعلق کام، کنبے کا دھیان رکھنا، خاص طور پر بچوں اور بزرگوں اور بیماروں کا۔ پھر بھی جو کام گھر کے اندر کیا جاتا ہے اُسے کام کی شکل میں پہچان نہیں ملتی۔ اسے ایسا سمجھ لیا جاتا ہے کہ یہ تو عورتوں کی فطرت میں شامل ہے۔ اس کے لیے کسی کو کوئی خرچ نہیں کرنا پڑتا۔ اس لیے سماج میں ان کاموں کو زیادہ اہمیت نہیں دی جاتی ہے۔ اسی سوچ کے چلتے عورتوں کو مرد کے مقابل کمتر مانا جاتا ہے۔

کیا ان کاموں کی کوئی قیمت نہیں

بہت سے گھروں میں خاص کر شہروں اور قصبوں میں لوگوں کو گھریلو کاموں میں لگا دیا جاتا ہے۔ وہ بہت سارے کام کرتے ہیں۔ جیسے جھاڑو، پوچھا کرنا، کپڑے اور برتن دھونا، کھانا پکانا، چھوٹے چھوٹے بچوں اور بزرگوں کی دیکھ بھال کرنا وغیرہ۔ ان میں زیادہ تر کام گھریلو کام کرنے والی عورتیں ہوتی ہیں۔ کبھی کبھی ان کاموں کے لیے چھوٹے لڑکے اور لڑکیوں کو رکھا جاتا ہے۔ گھریلو کاموں کو زیادہ اہمیت نہیں دی جاتی ہے۔ اس لیے ان کاموں کے بدلے جو مزدوری دی جاتی ہے وہ بھی سرکار کے ذریعہ مقرر شدہ مزدوری سے بھی کافی کم ہوتی ہے۔ ایک گھریلو کام صبح پانچ بجے سے شروع ہوتا ہے اور دیر رات تک چلتا رہتا ہے۔ اتنی جی توڑ محنت کرنے کے باوجود ان کے ساتھ منصفانہ سلوک نہیں کیا جاتا ہے۔ حقیقت میں جسے ہم گھریلو کام کہتے ہیں وہ کوئی ایک نہیں ہوتا بلکہ کئی کاموں کا مجموعہ ہوتا ہے۔ جیسے جھاڑو لگانا، کپڑے صاف کرنا، فرش دھونا، کھانا پکانا وغیرہ۔

دیہاتی علاقوں میں ان کاموں کے علاوہ عورتیں دور سے پینے کا پانی، جلاون کے لیے لکڑیاں بھی لاتی ہیں۔ وہ جانوروں کی دیکھ بھال اور کھیتوں میں کام وغیرہ بھی کرتی ہیں۔ یہ ایسا کام ہے، جس میں کافی جسمانی محنت کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ کام جسم کو تھکانے والے ہوتے ہیں، جسے اکثر نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔

سماجی جنسی تفریق بمعنی عورت اور مرد میں فرق، یہ سماج میں بہت گہرا اثر چھوڑتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ لڑکیاں تعلیم سے محروم رہ جاتی ہیں۔ ان کی صحت پر بھی دھیان نہیں دیا جاتا۔ اس وجہ سے لڑکیوں میں خون کی کمی اور کمزوری کا پایا جانا ایک عام بات ہے۔ اس طرح سے دیکھیں تو دونوں جانب سے تفریق ہے۔ ایک طرف کام کا بوجھ زیادہ ہے تو دوسری طرف مواقع کم ملتے ہیں۔ دھیان بھی کم دیا جاتا ہے۔ آگے کے سبق میں ہم ذکر کریں گے کہ سماجی تفریق کی صورت کو بدلنے کے لیے کیا کیا کیا جا سکتا ہے ؟

xxxxx

مشق

(۱) عام طور پر ایک گھر میں 'لڑکا' اور 'لڑکی' کی شکل میں کون یہ کام کرے گا؟

(الف) مہمان کے لیے ایک گلاس پانا لانا۔

(ب) ماں کے بیمار ہو جانے پر ڈاکٹر کو بلانا۔

(ج) گھر کے کھڑکی دروازے کی صفائی کرنا۔

(د) والد کی موٹر سائیکل صاف کرنے میں مدد کرنا۔

(ہ) بازار سے چینی خریدنا۔

(و) کسی مہمان کے آنے پر دروازہ کھولنا۔

(۲) آپ کے کنبہ یا پاس پڑوس میں کیا لڑکیوں اور لڑکوں میں فرق ہوتا ہے؟ آپ کی سمجھ میں یہ فرق کس طرح کا ہوتا ہے؟

(۳) عورتوں کے مقابل مردوں کا کام کیا زیادہ قیمتی ہوتا ہے؟ اگر نہیں تو کیوں؟

(۴) گھریلو مزدوری کرنے والی عورتوں سے بات چیت کر اُن کے کاموں کی تفصیل، کام کے گھنٹے، مسائل اور مزدوری وغیرہ کی فہرست تیار کریں۔

****